

ہماری زندگی کا کیا مقصد ہے؟

یہ ایک حقیقت ہے کہ آج ہم زندہ ہیں۔ اور دوسری یہ کہ ہم کل مرجائیں گے۔ لیکن سوال یہ ہے کہ۔ کیا ہم بلا کسی مقصد کے جیتے یا مرتے ہیں؟ یا ہماری تخلیق کا کوئی مقصد ہے؟ جب ہم کوئی دوسرا سوال پوچھتے ہیں تو اس کا جواب بآسانی آتا ہے۔

سوال: تم کیوں پڑھتے ہو؟

جواب: کامیابی کے لئے یا بہترین نوکری کے حصول کے لئے۔

سوال: تم کام کیوں کرتے ہو؟

جواب: پیسہ کمانے اور کھانے کے لئے۔

سوال: تم شادی کیوں کرتے ہو؟

جواب: زندگی میں ایک بہترین ساتھی حاصل کرنے کے لئے، اور خواہشات کو قانونی طور پر پورا کرنے اور فیملی کی حفاظت کے لئے۔

یہ تمام سوالات بہت ہی آسان ہیں لیکن جب ہم پوچھتے ہیں.....

سوال: تمہیں کیوں بنایا گیا ہے؟

اس کا جواب تمہیں صاف نہیں ملے گا، ممکن ہے کہ آپ کو بہت سے جوابات ملیں لیکن ان میں سے ایک بھی اطمینان بخش نہ ہوں۔

ہمیں اس طرح کے جوابات ملیں گے..

- دنیا کا مزہ لینے کے لئے۔

- دنیا آباد کرنے کے لئے۔

- سیکھنے سکھانے کے لئے۔

- پیار کرنے اور پیار پھیلانے کے لئے۔

لیکن کیا یہ تمام جواب کافی ہیں۔ جینا، کھانا، پینا، سونا اور عیش کرنا پھر مرجانا، کیا یہی چیز کافی ہے؟ کیا ہم بھی جانوروں کی طرح ہی پیدا کئے گئے ہیں کہ اپنی خواہشات کو پورا کریں اور پھر مرجائیں؟ کیا یہی بیوقوفانہ مقصد ہے! اس طرح کے مقصد کا کیا فائدہ؟ ہاں! جب ہم ایک انسانی دماغ سے سوچتے ہیں اور فیصلہ کرتے ہیں، اور ہماری مختلف آسانیوں پر غور و فکر کرتے ہیں تو ہم اس نتیجے پر پہنچتے ہیں کہ یقیناً ہم کسی عظیم مقصد کے لئے پیدا کئے گئے ہیں۔ لیکن وہ مقصد کیا ہے؟ یہ نوٹس ہمارے مقصد کی وضاحت کرے گی۔

ہمیں یہ جاننے کی ضرورت ہے کہ میں کون ہوں؟ میں کیوں بنایا گیا ہوں؟ کیا میری زندگی کا کوئی مقصد ہے؟ میں آخر یہاں کیوں ہوں؟

ہماری پیدائش۔ کیا اس کا کوئی مقصد ہے یا نہیں؟

اللہ تعالیٰ قرآن کریم میں فرماتے ہیں:

وَقَالُوا مَا هِيَ إِلَّا حَيَاتُنَا الدُّنْيَا نَمُوتُ وَنَحْيَا وَمَا يُهْلِكُنَا إِلَّا الدَّهْرُ وَمَا لَهُم بِذَلِكَ مِنْ عِلْمٍ إِنْ هُمْ إِلَّا يَظُنُّونَ

اور ان لوگوں نے کہا ہماری زندگی تو صرف دنیا کی زندگی ہی ہے۔ ہم مرتے ہیں اور جیتے ہیں اور ہمیں زمانہ ہی مار ڈالتا ہے۔ جب کہ انہیں اس کا کچھ علم ہی نہیں یہ صرف

قیاس اور اٹکل سے ہی کام لے رہے ہیں۔ (جاثیہ: ۲۴)

جب ہم ہمارے ارد گرد نظر دوڑاتے ہیں تو کیا ہمیں کوئی ایسی چیز ملتی ہے جو بلا وجہ، بلا مقصد ہو رہی ہو؟ تو جواب ہوتا ہے کہ نہیں! کوئی بھی چیز بلا وجہ نہیں ہوتی، کوئی کام بے مقصد نہیں

ہوتا۔

تو پھر ہم کس طرح یہ سوچ سکتے ہیں کہ یہ سارے انسان بلا مقصد بھاگ دوڑ کر رہے ہیں؟ ہاں، ایک بہت ہی بڑی وجہ ہے جس بناء پر ہم زمین پر دوڑ رہے ہیں! اور ہر انسان کے لئے اس بات کا جاننا بہت ہی ضروری ہے اس سے پہلے کہ دیر ہو.....! ہم اس دنیا میں اپنی خواہش کے ذریعہ نہیں آسکتے اور نہ ہی اپنی خواہشات کے بل پر مر سکتے ہیں۔ جس کا معنی یہ ہے کہ کوئی تو عظیم طاقت جو کہ خالق (پیدا کرنے والی) اور بنانے والی ہے، جس نے ہمیں بنایا اور ہمیں زندگی دی اور موت دینے والا ہے۔

ہماری پیدائش کا مقصد!

اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں:

وَمَا خَلَقْتُ الْجِنَّ وَالْإِنْسَ إِلَّا لِيَعْبُدُونِ

(ذاریات: ۵۱: ۵۲)

میں نے جنوں اور انسانوں کو صرف اپنی عبادت ہی کے لئے پیدا کیا ہے۔

الْعِبَادَةُ اِسْمٌ جَامِعٌ لِّكُلِّ مَا يُحِبُّهُ اللّٰهُ وَ يَرْضَاهُ مِنَ الْقَوْلِ وَالْاَعْمَالِ الظَّاهِرَةِ وَ الْبَاطِنَةِ

عبادت ایک ایسا جامع لفظ ہے جس میں وہ تمام ظاہری اور باطنی اقوال و اعمال ہیں جو اللہ کو پسند ہیں۔ یعنی ہر وہ کام جس کے کرنے کا حکم یا اس کے کرنے سے روکا گیا ہو۔

خالق کی ساری نعمتیں ہمارے ہی لئے ہیں

اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں:

وَإِنْ تَعْدُوا نِعْمَةَ اللّٰهِ لَا تُحْصَوْهَا إِنَّ اللّٰهَ لَغَفُورٌ رَّحِيمٌ

(نحل: ۱۸)

اور اگر تم اللہ کی نعمتوں کو گننا چاہو تو گن نہیں سکتے۔ بیشک اللہ بخشنے والا رحم کرنے والا ہے۔

جب ہم اس زمین پر زندہ رہتے ہیں اور اللہ کا دیا ہوا کھاتے ہیں، اسی کی ہوا میں سانس لیتے ہیں، اسی کے آسمان کے سائے میں اپنی حفاظت کرتے ہیں، ان چیزوں کو استعمال کرتے ہیں جو اس نے دیا، اسی پانی کو پیتے ہیں جو اس نے اتارا۔ تو کیا ہمیں اسی کی عبادت نہیں کرنی چاہیے۔ اللہ کی دی ہوئی نعمتیں جن کا ہم شکر نہیں کر سکتے۔ ہم کچھ انعامات کو جانتے ہیں اور کئی ایسے انعام ہیں جنہیں ہم نے آج تک نہیں پہچانا جو ہم سے چھپا دی گئی ہیں۔ تو ہم ان کا شکر کر بھی کیسے سکتے ہیں۔

تو کیا ہمیں اس کا شکر نہیں ادا کرنا چاہیے اور کیا اس کی عبادت نہیں کرنی چاہیے؟

اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں

يَا أَيُّهَا النَّاسُ اعْبُدُوا رَبَّكُمُ الَّذِي خَلَقَكُمْ وَالَّذِينَ مِنْ قَبْلِكُمْ لَعَلَّكُمْ تَتَّقُونَ

(بقرہ: ۲۱)

اے لوگو! تم اپنے رب کی عبادت کرو جس نے تمہیں پیدا کیا اور جو تم سے پہلے تھے تاکہ تم متقی بن جاؤ۔

دنیا کی زندگی صرف آزمائش ہے

اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں:

الَّذِي خَلَقَ الْمَوْتَ وَالْحَيَاةَ لِيَبْلُوَكُمْ أَيُّكُمْ أَحْسَنُ عَمَلًا

(ملک: ۶۷: ۶۸)

جس نے موت اور زندگی کو بنایا تاکہ تمہیں آزمائے کہ تم میں کا کون نیک عمل کرتا ہے۔

ہاں! میرے بھائیو! زندگی ایک آزمائش ہے۔ آزمائش اس بات کی کہ کون نیک عمل کرتا ہے اور کون برا۔ کس چیز کی وہ اتباع کرتا ہے حق کی یا پھر باطل کی۔ یہی ہمارا امتحان ہے اور زندگی کا مقصد اس امتحان میں کامیاب ہونا ہے۔

آزمائشوں کی مختلف قسمیں

اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں:

كُلُّ نَفْسٍ ذَائِقَةُ الْمَوْتِ وَنَبْلُوكُمْ بِالْأَشْرِّ وَالْخَيْرِ فِتْسَةً وَإِلَيْنَا تُرْجَعُونَ

(انبیاء: ۳۵)

ہر نفس کو موت کا مزہ چکھنا ہے، اور ہم تمہیں برائی اور بھلائی کے ذریعہ آزمائیں گے۔ اور ہماری ہی طرف تم لوٹائے جاؤ گے۔ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں:

وَهُوَ الَّذِي جَعَلَكُمْ خَلَائِفَ الْأَرْضِ وَرَفَعَ بَعْضَكُمْ فَوْقَ بَعْضٍ دَرَجَاتٍ لِّيَبْلُوَكُمْ فِي مَا آتَاكُمْ

اور وہ ذات وہ ہے جس نے تم کو زمین میں خلیفہ بنایا اور ایک کا دوسرے پر رتبہ بڑھایا تاکہ تم کو آزمائے ان چیزوں کے ذریعہ جو تم کو دی ہے۔ (انعام: ۱۶۵)

کچھ لوگوں کو پیسہ دے کر آزمایا جاتا ہے اور کچھ کو غربی کے ذریعہ۔ کچھ کو طاقت دی جاتی ہے اور کچھ کو کمزوری۔ کچھ کو عزت دے کر اور کچھ لوگوں سے عزت چھین کر۔ کچھ آسانی سے اور کچھ کو مشکل میں ڈال کر آزمایا جاتا ہے۔

نتائج کا اعلان کب ہوگا؟

اللہ تعالیٰ اس کا جواب دیتے ہوئے فرماتے ہیں

كُلُّ نَفْسٍ ذَائِقَةُ الْمَوْتِ وَإِنَّمَا تُوَفَّقُونَ أُجُورَكُمْ يَوْمَ الْقِيَامَةِ

فَمَنْ رُحِّحَ عَنِ النَّارِ وَأُدْخِلَ الْجَنَّةَ فَقَدْ فَازَ وَمَا الْحَيَاةُ الدُّنْيَا إِلَّا مَتَاعُ الْغُرُورِ

ہر نفس کو موت کا مزہ چکھنا ہے، اور قیامت کے روز تمہیں پورے کا پورا بدلہ دیا جائے گا پس جو شخص آگ سے بچا دیا گیا اور جنت میں داخل کر دیا گیا تو وہ یقیناً کامیاب ہو گیا۔ اور دنیا کی زندگی تو صرف دھوکہ کا سامان ہے۔ (آل عمران: ۱۸۵)

اس دنیا کی زندگی کے بعد موت کے بعد کی زندگی ہے۔ ہم سب، سارے لوگ (چاہے وہ پہلے گزر گئے ہوں یا دوبارہ آئیں یا جو موجود ہیں) دوبارہ زندہ کر کے اٹھائیں جائیں گے، کوئی بھی اس دن سے نہیں بچ سکے گا۔ ہم اپنے آپ کو دوبارہ زندہ پائیں گے۔ لیکن وہاں کسی عمل کا موقع نہیں ہوگا صرف اور صرف ہمارے عملوں کے نتائج ہی ہمارے سامنے آئیں گے۔

حق کے لئے!

اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں:

إِنَّ السَّاعَةَ لَآتِيَةٌ لَا رَيْبَ فِيهَا وَلَكِنَّ أَكْثَرَ النَّاسِ لَا يُؤْمِنُونَ

(مومن: ۵۹)

بیشک قیامت یقینی طور پر آنے والی ہے جس میں کوئی شک نہیں لیکن اکثر لوگ اس بات پر ایمان اور یقین نہیں رکھتے۔

ہر ایک سے اسی کے بارے میں سوال ہوگا

(کسی ایک پر کسی دوسرے کا بوجھ نہیں ڈالا جائے گا)

اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں:

وَاتَّقُوا يَوْمًا لَا تَجْزِي نَفْسٌ عَنْ نَفْسٍ شَيْئًا وَلَا يَقْبَلُ مِنْهَا عَدْلٌ وَلَا تَنْفَعُهَا شَفَاعَةٌ وَلَا هُمْ يُنصَرُونَ

اس دن سے ڈرو جس دن کوئی نفس کسی نفس کو کچھ فائدہ نہ پہنچا سکے گا، نہ کسی شخص سے کوئی فدیہ قبول کیا جائے گا نہ اسے کوئی سفارش فائدہ دے گی اور نہ ہی ان کی مدد کی جائے گی۔ (بقرہ: ۱۲۳)

اسی طرح اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں

وَاتَّقُوا يَوْمًا لَا تَجْزِي نَفْسٌ عَنْ نَفْسٍ شَيْئًا وَلَا يَقْبَلُ مِنْهَا شَفَاعَةٌ وَلَا يُؤْخَذُ مِنْهَا عَدْلٌ وَلَا هُمْ يُنصَرُونَ

اس دن سے ڈرتے رہو جب کوئی کسی کو نفع نہ دے سکے گا اور نہ شفاعت اور سفارش قبول ہوگی اور نہ کوئی بدلہ اور نہ یہ لیا جائے گا اور نہ وہ مدد کئے جائیں گے۔
(بقرہ ۲:۲۸)

اس دن نہ کوئی مال و دولت، مقام و مرتبہ، خاندان والے، ہماری بیویاں، ہمارے والدین اور نہ ہی ہمارے دوست کام آئیں گے۔ اس دن ہر ایک تنہا اپنے بوجھ کو اٹھائے گا۔ ہم اسی طرح ہوں گے جس طرح کہ ہم نے سب سے پہلے زمین پر جنم لیا تھا۔ اور ہمارے کام آنے والی چیز صرف ایک ہی ہوگی اور وہ ہے ہمارے اعمال!

مکمل انصاف!

اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں:

فَمَنْ يَعْمَلْ مِثْقَالَ ذَرَّةٍ خَيْرًا يَرَهُ - وَمَنْ يَعْمَلْ مِثْقَالَ ذَرَّةٍ شَرًّا يَرَهُ

(زلزال ۹۹:۷-۶)

تو جس نے ذرہ برابر نیکی کی ہوگی وہ اسے دیکھ لے گا۔ اور جن نے ذرہ برابر برائی کی ہوگی وہ اسے دیکھ لے گا۔
اس دن ہر آدمی اپنے عمل کے نتیجہ کو دیکھے گا، ہر شخص اس چیز سے ڈرے گا جو اس نے گناہ کیا اور انصاف کی عدالت اس کی حساب لے گی اور ہر ذرہ کا حساب لیا جائے گا۔

فی صد کو مکمل کیا جائے!

اللہ تعالیٰ قرآن میں فرماتے ہیں:

فَأَمَّا مَنْ ثَقُلَتْ مَوَازِينُهُ ، فَهُوَ فِي عِيشَةٍ رَاضِيَةٍ ،

وَأَمَّا مَنْ خَفَّتْ مَوَازِينُهُ ، فَأُمُّهُ هَاوِيَةٌ ، وَمَا أَدْرَاكَ مَا هِيَّةٌ ، نَارٌ حَامِيَةٌ

پھر جس کے پلڑے بھاری ہوں گے تو وہ دل پسند آرام کی زندگی میں ہوگا۔ اور جس کے پلڑے ہلکے ہوں گے۔ اس کا ٹھکانہ ہاویہ ہے اور تمہیں کیا معلوم کہ وہ کیا ہے؟ وہ تند و تیز آگ ہیں۔ (قارعہ ۱۰۱:۱۱-۱۲)

کامیابی کے لئے ہر ایک کو برائی کے مقابلہ میں زیادہ سے زیادہ نیک عمل کی کوشش کرنی چاہیئے۔ اور نیک عمل کا پلڑا بھاری ہونا ضروری ہے۔ جیسا کہ عام طور پر رواج ہے کہ پچاس فیصد سے زیادہ ہونا کامیابی کے لئے شرط ہے (اب گلا نقطہ پڑھیئے)

اللہ تعالیٰ کا کرم اور رحم

اللہ تعالیٰ سورہ انعام میں ارشاد فرماتے ہیں:

مَنْ جَاءَ بِالْحَسَنَةِ فَلَهُ عَشْرُ أَمْثَالِهَا وَمَنْ جَاءَ بِالسَّيِّئَةِ فَلَا يُجْزَى إِلَّا مِثْلُهَا وَهُمْ لَا يُظْلَمُونَ

جو شخص نیک کام کرے گا اس کو اس کے دس گنا ملیں گے اور جو شخص برا کام کرے گا اس کو اس کے برابر ہی ملے گا۔ اور ان لوگوں پر ظلم نہ ہوگا۔
(انعام ۶:۱۶)

تمام نیک عملوں کا دس گنا بڑھا کر دیا جائے گا۔ یا اس سے بھی زیادہ۔ اس طرح اگر پانچ نیکیوں کا وزن ۵۰% ہو جاتا ہے۔

پھر بھی اکثر لوگ ناکام ہو جائیں گے

اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں:

وَلَقَدْ ذَرَأْنَا لِجَهَنَّمَ كَثِيرًا مِّنَ الْجِنِّ وَالْإِنسِ لَهُمْ قُلُوبٌ لَا يَفْقَهُونَ بِهَا وَلَهُمْ أَعْيُنٌ لَا يُبْصِرُونَ بِهَا

وَلَهُمْ آذَانٌ لَا يَسْمَعُونَ بِهَا أُولَئِكَ كَالْأَنْعَامِ بَلْ هُمْ أَضَلُّ أُولَئِكَ هُمُ الْغَافِلُونَ

اور ایسے بہت سے جن اور انسان ہم نے دوزخ کے لئے پیدا کئے ہیں جن کے دل ایسے ہیں کہ وہ نہیں سمجھتے اور جن کی آنکھیں ایسی ہیں کہ جن سے نہیں دیکھتے اور جن کے کان ایسے ہیں کہ جن سے نہیں سنتے یہ لوگ چوپایوں کی طرح ہیں بلکہ یہ ان سے بھی زیادہ گمراہ ہیں۔ یہی لوگ غافل ہیں۔
(اعراف ۷:۱۷)

اسی طرح سورہ دھر میں اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں:

إِنَّا هَدَيْنَاهُ السَّبِيلَ إِمَّا شَاكِرًا وَإِمَّا كَفُورًا

(دھر: ۷۶-۷۷)

یقیناً ہم نے اسے راہ دکھائی اب خواہ وہ شکر گزار بنے یا ناشکری کرے۔

(اور یقیناً ہم نے جہنم کے لئے بہت سے جن و انسان بنائے) یعنی ہم نے جہنم میں بہت سے جنوں اور انسانوں کا حصہ بنایا ہم نے ان کا ٹھکانہ ان کے عملوں کی وجہ سے کیا۔ جب اللہ تعالیٰ مخلوق بنانے کا مقصد ہی یہ بتاتے ہیں تو اس کا معنی ہے کہ اللہ جانتا تھا کہ وہ دنیا میں جانے کے بعد کیا کریں گے۔

اللہ تعالیٰ نے جن و انس کو دل کی آزادی دے رکھی ہے اب جو جنت کا راستہ لینا چاہے وہ اس پر چلے اور جو جہنم کی راہ اختیار کرنا چاہے وہ اسے لے اور ان کے دل حق کا رد کرنے کی وجہ سے اسی جگہ پر جائیں گے، ان کی آنکھیں بھی حق کو دیکھنے کی طاقت نہیں رکھتیں، کان بھی ایسے ہیں جو حق سن نہیں سکتے، تو پھر ان چیزوں کے استعمال کا کیا فائدہ؟ جب ایک آدمی اپنی کان، آنکھ، دل کو دنیا کے اصلی مقصد کے لئے نہیں استعمال کرتا تو پھر وہ جانوروں کی طرح ہے، نہیں بلکہ وہ تو ان سے بھی زیادہ ذلیل ہے۔

غدارى۔ ایسا گناہ جو کبھی معاف نہ کیا جائے گا

اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں:

إِنَّ اللَّهَ لَا يَغْفِرُ أَنْ يُشْرَكَ بِهِ وَيَغْفِرُ مَا دُونَ ذَلِكَ لِمَنْ يَشَاءُ وَمَنْ يُشْرِكْ بِاللَّهِ فَقَدْ افْتَرَىٰ إِثْمًا عَظِيمًا

یقیناً اللہ اس گناہ کو کبھی معاف نہیں کریگا کہ اس کے ساتھ کسی کو شریک کیا جائے اور اس کے علاوہ گناہوں کو جس کے لئے چاہے گا معاف کر دیگا اور جو اللہ کے ساتھ شریک کرے گا تو اس نے بہت بڑا بہتان باندھا۔

(نساء: ۴۸)

گناہوں کے علاوہ ایک گناہ ایسا بھی ہے جسے اللہ ہمارے خالق و مالک کی عدالت میں قیامت کے روز غدارى شمار کیا جائے گا۔ اور وہ گناہ اللہ کے ساتھ کسی اور کو شریک کرنا ہے ہمارے پاس کئی ایسے دلائل ہیں جو ایک ہی خالق کے وجود کا ثبوت کرتے ہیں۔ اگر ایک معبود سے زیادہ بھی معبود ہوتے تو کائنات میں خرابیاں اور گڑبڑیاں ہوتیں۔ اگر ہم اپنے ارد گرد غور کریں تو یقیناً اس کائنات کی ہر چیز میں انصاف پائیں گے۔ غور کیجئے کہ اگر مرنے یا زہرہ اپنے مدار (یعنی چکر کا دائرہ) سے کچھ سٹپٹی میٹر ہٹا دیئے جائیں تو کچھ ہی وقت بعد وہ زمین سے ٹکرا جائیں گے۔ اگر ہم غور کریں تو ایسی ملیوں مثالیں پائیں گے۔ اور اگر ایک سے زیادہ معبود ہوتے تو وہ دونوں ایک دوسرے سے حجت کرتے۔ ایک اپنی خواہش کو پورا کرنے کی بات کرتا اور دوسرا اپنی خواہشات کو پورا کرنے کی بات کرتا اور کبھی کبھار تو وہ ایک دوسرے کو ناکام بنانے کی کوشش کرتے اور ہر ایک نے جو جو بنایا وہ لے کر چلا جاتا اگر معبود ہار جائے یا دوسرے کو ہارنے کی طاقت نہ رکھے تو یقیناً وہ سچا معبود نہیں۔ اور اللہ کو شریک کی ضرورت بھی کیوں ہو؟ کیا وہ بے نیاز نہیں؟ کیا وہ مکمل طور سے اپنے اوپر منحصر نہیں؟ کیا وہ ہر ضرورتوں سے آزاد نہیں؟ اگر ہم یہ کہیں کہ دو مختلف معبود ہیں جو الگ الگ کام سنبھالتے ہیں مثلاً ایک بارش برساتا ہے تو دوسرا سورج کا خدا ہے، تو وہیں ایک پیسوں کا اور ایک علم کا خدا ہے۔ یہ چیز واضح کرتی ہے کہ خدا ایسا ہے جو کہ مختلف کاموں کے کرنے سے عاجز اور اور وہ دوسرے خداؤں کی ذمہ داریوں، ان کی مہارت اور ان کے فرائض سے جاہل ہے۔ لیکن اللہ رب العالمین عاجز اور جاہل نہیں وہ تو مکمل ہے اسے بیوی، بیٹے یا کسی شریک اور مددگار کی ضرورت نہیں، یہ ہر اس ذہن کے لئے واضح ہے جو غور و فکر کرتا ہے۔ یہ بات ظاہر کرتی ہے کہ اگر کوئی قیامت کے روز اس حال میں آئے گا کہ اس نے اللہ کے ساتھ کسی کو شریک کیا ہوگا تو وہ کبھی معاف نہیں کیا جائے گا۔

ما یوسی.....!

اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں

وَيَوْمَ يَعِضُ الظَّالِمُ عَلَىٰ يَدَيْهِ يَقُولُ يَا لَيْتَنِي اتَّخَذْتُ مَعَ الرَّسُولِ سَبِيلًا

(فرقان: ۲۵-۲۷)

اس دن ظالم اپنے ہاتھوں کو کاٹے گا اور کہے گا کاش کہ میں نے رسول کی راہ اپنائی ہوتی۔

اسی طرح فرمایا:

وَيَوْمَ تَقُومُ السَّاعَةُ يُبْلِسُ الْمُجْرِمُونَ

(رعد: ۳۰-۳۱)

جس دن قیامت قائم ہوگی تو کنگہا رحیرت زدہ رہ جائیں گے۔

اس دن ہر ایک کو احساس ہوگا کاش کہ میں نے اپنے خالق کو اپنی پہلی زندگی ہی میں پہچان لیا ہوتا لیکن وہ دن خطا کاروں اور گنہگاروں کے لئے سخت افسوس کا دن ہوگا۔

جولوگ کامیاب ہو جائیں گے.....

اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

وَبَشِّرِ الَّذِينَ آمَنُوا وَعَمِلُوا الصَّالِحَاتِ أَنَّ لَهُمْ جَنَّاتٍ تَجْرَى مِنْ تَحْتِهَا الْأَنْهَارُ كُلَّمَا رُزِقُوا مِنْهَا مِنْ ثَمَرَةٍ رِزْقًا قَالُوا هَذَا الَّذِي رُزِقْنَا مِنْ قَبْلُ وَأُتُوا بِهِ مُتَشَابِهًا وَلَهُمْ فِيهَا أَزْوَاجٌ مُطَهَّرَةٌ وَهُمْ فِيهَا خَالِدُونَ

اور جولوگ ایمان لائے اور نیک عمل کیا انہیں خوشخبری دے دو کہ ان کے لئے باغات ہے جن کے نیچے نہریں بہہ رہی ہیں۔ اور جب کبھی وہ پھلوں کا رزق دیئے جائیں گے اور (دنیاوی نعمتوں کے) ہم شکل لائیں جائیں گے تو کہیں گے یہ وہی ہے جو ہم اسے پہلے دیئے گئے تھے اور ان کے لئے پاک بیویاں ہیں اور وہ ان جنتوں میں ہمیشہ رہنے والے ہیں۔ (قر ۲۵: ۲۵)

کامیاب ہونے والے جنت میں جائیں گے۔ جو ایسی جگہ ہے جس کے بارے میں نہ کسی نے خیال بھی نہ کیا ہوگا جہاں خوبصورت باغات ہیں جس نے نیچے سے نہریں بہہ رہی ہوں گی، پھل قریب ہی میں لٹک رہے ہوں گے جن کا مزہ بہت ہی عمدہ ہوگا اور وہاں کی چیزوں میں زمین کی چیزوں سے کوئی یکسانیت نہیں ہوگی۔ وہاں سکون اور حفاظت ہوگی، کسی طرح کے غم کا کوئی احساس بھی نہ ہوگا۔ بہترین ساتھی اور پاک بیویاں ہوں گی اور ہر طرح کی خوشی اور ہر وہ چیز ہوگی جس کا دل خواہش کرے گا اور اس سے بڑی چیز کہ ہمارا رب ہم سے اور ہماری کوششوں سے راضی ہوگا وہاں نہ کوئی دکھ ہوگا اور نہ ہی غم دینے والے الفاظ بلکہ وہاں مکمل خوشی ہوگی جو کہ ہمیشہ قائم رہے گی اس دنیا کی طرح نہیں جو ختم ہو جاتی ہے۔

لیکن جو ناکام ہو جائیں گے.....

اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

إِنَّ الَّذِينَ كَفَرُوا بِآيَاتِنَا سَوْفَ نُصْلِيهِمْ نَارًا كُلَّمَا نَضِجَتْ جُلُودُهُمْ بَدَّلْنَاهُمْ جُلُودًا غَيْرَهَا لِيَذُوقُوا الْعَذَابَ إِنَّ اللَّهَ كَانَ عَزِيزًا حَكِيمًا

جن لوگوں نے ہماری آیتوں کا انکار کیا ہم یقیناً انہیں آگ میں ڈالیں گے جب ان کی کھالیں جھلس جائیں گی تو ہم ان کے سوا اور کھالوں کو بدل دیں گے تاکہ وہ عذاب چکھتے رہیں۔ (نہ ۲۶: ۲۶)

لیکن جو ناکام ہو جائیں گے وہ جہنم میں جائیں گے۔ جہاں لوگ رہتے ہیں ان میں سب سے برا ٹھکانہ ہوگا، وہ شعلہ مارتی ہوئی آگ میں ہوں گے اور تو اور ان کے کپڑے بھی آگ کے ہوں گے انہیں پینے کے لئے کھولتا ہوا پانی دیا جائے گا ایسا گندہ پانی ہوگا جس کے پینے کی کوئی طاقت نہیں رکھ سکے گا اور نہ ہی وہ پیاس بجھائے گا۔ انہیں کھانے کے لئے زقوم نامی پھل دیا جائے گا جو نہ کھایا جاسکے گا اور نہ ہی بھوک مٹائے گا لیکن وہ آدمی کے اندرونی حصہ کو جلا دے گا اور موت وہاں ہر طرف سے آئے گی پھر بھی آدمی نہیں مرے گا! کوئی بھی چیز اس عذاب کے بوجھ کو برداشت نہ کر سکے گی اور یہ تمام معاملات اٹھ ہاتھ والوں کے ساتھ ہوں گے۔ اور یہ تمام مصیبتیں اور عذاب ہمارے طبعی جسم کو دیا جائے گا۔ ہم یہاں تو اپنے جسم کی بہت حفاظت کرتے ہیں تو کیوں نہ ہم ان کی ہمیشہ کے لئے حفاظت کریں اور اپنے عقیدے اور عمل کو صحیح کر لیں؟

آؤ، نشانیاں دیکھو!

اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں:

سَنُرِيهِمْ آيَاتِنَا فِي الْآفَاقِ وَفِي أَنْفُسِهِمْ حَتَّىٰ يَتَبَيَّنَ لَهُمْ أَنَّهُ الْحَقُّ أَوَلَمْ يَكْفِ بِرَبِّكَ أَنَّهُ عَلَىٰ كُلِّ شَيْءٍ شَهِيدٌ

عنقریب ہم انہیں اپنی نشانیاں آفاق میں بھی دکھائیں گے اور خود ان کی اپنی ذات میں بھی یہاں تک کہ ان پر کھل جائے کہ یہی حق ہے۔ (نفلت ۵۳: ۴۱)

آج ہم اللہ رب العالمین کو نہیں دیکھ سکتے (قیامت کے دن مومن اللہ کو دیکھیں گے)۔ مومنوں کی آزمائش تو اس میں ہے جب کہ وہ بغیر دیکھیں اس پر ایمان لائیں۔ ہاں! آج بھی ہمارے آس پاس ایسی واضح نشانیاں ہیں جو اس طرف ہماری رہنمائی کرتی ہیں۔ کہ آج سے ہم سو سال پہلے کیا تھے؟ آج ہم زندہ ہیں اور چلتے پھرتے ہیں یہ سب کس نے کیا؟ یقیناً

ہمارے معبود نے!..... جب ہمارا معبود ہمیں ایک مرتبہ اس حال میں بنا سکتا ہے کہ ہم کچھ بھی نہیں تھے تو اب جب کہ ہماری شکل و صورت آگئی تو اس کے بعد بنانا اس کے لئے کوئی مشکل نہیں۔ آئیے! ہم اور نشانیاں دیکھیں۔ اور اس کائنات میں غور کرنے والوں کے لئے بے شمار نشانیاں ہیں۔ ایک خاص وقت میں زمین مردہ ہو جاتی ہے لیکن جب بارش کا موسم آتا ہے تو وہ دوبارہ زندہ ہو جاتی ہے۔ یہ سب کس نے کیا؟ خالق نے! اسی طرح ہمارا خالق ہمیں مارنے کے بعد دوبارہ زندہ کرے گا۔

فیصلہ کرو! تمہارا فیصلہ ہی کام آئے گا

اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں:

وَأَنْ لَّيْسَ لِلْإِنْسَانِ إِلَّا مَا سَعَى

(نجم: ۵۳: ۳۹)

اور ہر انسان کو صرف وہی ملے گا جس کی اس نے کوشش کی۔

اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں:

فَبَايَ آلَاءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبَانِ

(رحمن: ۵۵: ۱۳)

تم دونوں (جن اور انسان) اپنے رب کی کن کن نعمتوں کو جھٹلاؤ گے۔

محترم بھائیو! دنیاوی زندگی آخری موقع ہے اور موت کے بعد کی زندگی یقینی ہے جو فیصلہ کا دن ہے، جنت اور جہنم حق ہے۔ تو کیوں نہ سچے دل کے ساتھ ہم حق تلاش کریں اور زندگی کا مقصد حاصل کریں عقیدہ کی مضبوطی کے ساتھ۔ جلدی کیجئے! کہیں دیر نہ ہو جائے! اور موت فیصلہ کر دے۔